امام صادقؑ آنلائن مدرسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس:۱۵

عنوان:امامت

ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv

امامت کی گفتگو کو دو طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے:

(۱)عام: بغیر کسی خاص امام کی امامت پر بحث کرنا۔

(۲)خاص: کسی خاص امام کی امامت پر بحث کرنا۔

امامت:

- تاریخی لحاظ سے۔
- فقہی لحاظ سے۔
- کلامی لحاظ سے۔

ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv

امام کے معنی

امام کے لغوی معنی:

امامت کا لفظ امام سے لیا گیا ہے۔امام یعنی رہبر، پیشوا، مقتدا۔امام وہ ہے کہ جسکے پیچھے چلا جائے۔اور اسکی پیروی کی جانی چاہیئے چاہے انسان ہو یا کتاب ہو۔

امام یعنی ہر وہ چیز جس کو امور میں آگے رکھا جائے اور اقتدا کی جائے امام جماعت کو اسی لئے امام کہتے ہیں۔امام کی جمع 'ائمہ ہے۔

امام کے اصطلاحی معنی:

شیخ مفیدؒ کے نزدیک امامت 'ریاست عامہ ' کو کہتے ہیں۔امام وہ ہوتا ہے جو لوگوں کے دینی اور دنیوی امور میں پیغمبر کا مطلق طور پر جانشین ہو۔

ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv

بعض نے اس طرح فرمایا ہے کہ امام وہ ہوتا ہے جو دین اور دنیا کے لئے بالاصالۃ ریاست عامہ رکھتا ہو۔

خلاصہ یہ ہوا کہ امام وہ ہوتا ہے کہ جو معنوی اور مادی، ظاہری اور باطنی، دینی اور دنیاوی ہر طریقہ کی راہنمائی کرے اور وہ اللہ کی جانب سے معین کیا گیا ہو۔

قرآن مجید میں امام کے لفظ کا استعمال

قرآن مجید میں کلی طور پر امام اور اسکے مشتق کو ۱۲ مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔۷ مرتبہ لفظ امام اور ۵ مرتبہ جمع کی صورت میں لفظ ائمہ استعمال ہوا ہے۔

قرآن مجید میں دو طریقہ سے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔

یہ لفظ انسان کے لئے بھی استعمال ہوا ہے اور کتاب کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔

خداوند عالم نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو امام کہا: وَ إِذِ ابْتَلى إِبْراهيمَ رَبُّهُ بِكَلِماتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قالَ إِنِّي جاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً قالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتي قالَ لا يَنالُ عَهْدِي الظَّالِمين[(اور وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم کاان کے پروردگار نے چند باتوں کے ساتھ امتحان لیا۔ اور جب انہوں نے پوری کر دکھائیں ارشاد ہوا۔ میں تمہیں تمام انسانوں کا امام بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا اور میری اولاد (میں سے بھی)؟ ارشاد ہوا: میرا عہدہ (امامت) ظالموں تک نہیں پہنچے گا]

دوسری جگہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ کو بھی امام کہہ کر یاد کیا گیا ہے۔ وَ جَعَلْناهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنا وَ أَوْحَيْنا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْراتِ وَ إِقامَ الصَّلاةِ وَ إِيتاءَ الزَّكاةِ وَ كانُوا لَنا عابِدين۔[اور ہم نے انہیں (حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ) ایسا امام (پیشوا) بنایا جو ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کرتے تھے اور ہم نے انہیں نیک کاموں کے کرنے، نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔]

ایک اور مقام پر بعض بنی اسرائیل کے لئے مقام امامت کو ذکر کیا گیا۔ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ[اور ہم نے ان میں سے (بنی اسرائیل) بعض کو ایسا امام و پیشوا قرار دیا تھا جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے جب کہ انہوں نے صبر کیا تھا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔]

قرآن مجید میں "ائمہ" کی صورت میں بھی یہ لفظ چند مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ مثال کے طور پر سورہ مبارکہ قصص میں و نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوارِثين[اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنہیں زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا اور انہیں پیشوا (امام) بنائیں اور انہیں (زمین کا) وارث قرار دیں۔]

قرآن مجید میں لفظ امام کو مطلق طور پر استعمال کیا گیا ہے یعنی لفظ امام کی خود بخود اچھے امام یا برے امام پر دلالت نہیں ہوتی۔ آیات قرآن میں بھی امام برحق اور امام باطل کے معنی کو سمجھنے کے لئے قرینہ لایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنصَرُونَ [اور ہم نے انہیں ایسا پیشوا قرار دیا ہے جو (لوگوں کو) آتش (دوزخ) کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔]

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب کو بھی امام کہا گیا ہے۔ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ[حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ (ع) کی کتاب (توراۃ) بھی راہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن) تو اس کی تصدیق کرنے والی ہے (اور) عربی زبان میں ہے تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوکاروں کے لئے خوشخبری ہے]

لوح محفوظ کے معنی میں بھی ذکر ہوا ہے۔ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ[بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ان کے وہ اعمال لکھ لیتے ہیں جو وہ آگے بھیج چکے ہیں اور ان کے وہ آثار بھی ثبت کرتے ہیں جو وہ اپنے پیچھے

چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو امامِ مبین میں جمع کر دیا ہے۔] معانی الاخبار میں امام باقر (علیہ السلام) کی روایت کے مطابق اس آیت میں امام مبین سے مراد امام علی بن ابی طالب (علیہ سلام) ہیں۔

سورہ حِجر میں واضح اور روشن راستہ کو بھی امام کہا گیا ہے۔فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ[تو ہم نے ان سے بھی انتقام لیا اور یہ دونوں بستیاں واضح شاہراہ پر ہیں۔]

ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv ImamSadiq.tv